نام کتاب : ''صحیفہ'' مکاتیب نمبر، حصہ اوّل

مدیر : افضل حق قریشی

ضخامت : ۴۱۲صفحات

اشاعت : جولائی ۲۰۱۶ء۔دسمبر ۲۰۱۶ء

ناشر : مجلس ترقی ادب، لاہور۔

مبصر : ڈاکٹر شاہ انجم

مجلس ترقی ادب لاہور کا علمی وادبی مجلّہ ''صحیفہ'' کے مکاتیب نمبر کا حصہ اوّل ہمارے سامنے ہے۔ جناب افضل حق قریشی کی زیرِ ادارت یہ قابلِ قدر خطوط کا مجموعہ قارئین اُردو کے لیے کسی سوغات سے کم نہیں ہے۔ فاضل مدیر نے اپنے اداریے میں ڈاکٹر سیّد عبداللہ ۱۹۰۶ء۔۱۹۸۶ء، علامہ اقبال اور مولانا ابوالکلام آزاد کے حوالوں سے خطوط کی علمی، ادبی، تاریخی، تحقیقی اور سماجی اہمیت پر اجمالاً روشنی ڈالتے ہوئے نقل فرمایا ہے کہ ''خط تہذیب انسانی کے محیر العقول عجائبات میں سے ہے۔ انسان کی یہ اختراع جملہ فنونِ عالیہ کی طرح ایک فنِ لطیف بلکہ بقول بعض لطیف ترین فن بن گئی۔'' (ڈاکٹر سیّد عبداللہ) آپ نے بجا فرمایا ہے کہ اسے تحقیق میں بنیادی ذرائع معلومات میں سے تصور کیا جاتا ہے۔

آگے بڑھنے سے قبل یہ بھی ذکر کرتے چلیں کہ مشاہیر کے خطوط اشاعت کا تازہ سلسلہ جاری کرنے کا سہرا سندھ یونیورسٹی جام شورو کے شعبہ جاتی مجلّہ ''تحقیق'' کے سر جاتا ہے۔ مجلّہ ''تحقیق'' نے مشاہیر ادب کے خطوط کی اشاعت کا نہ صرف یہ کہ خود بیڑا اٹھایا اور متعدد ضخیم نمبر شائع کیے بلکہ اپنے اداریوں کے ذریعے اس مفید کام کی ترغیب عام کی، چنانچہ اب دیکھتے ہی دیکھتے کئی ادبی تحقیقی مجلات نے اس باب میں قابلِ قدر نمبر شائع کرنا شروع کر دیے ہیں۔ ''صحیفہ'' کا زیرِ نظر شمارہ بھی اس کی عمدہ مثال ہے۔

زیرِ تبصرہ مکاتیب نمبر میں مشاہیر ادب کے تقریباً ۲۷۳ خطوط شریکِ اشاعت ہیں۔ ان میں پچاسی (۸۵) خطوط تو مشفق خواجہ (م ۲۰۰۵ء) ہی کے ہیں جب کہ چھہتر (۷۶) خطوط ان کے والد خواجہ عبدالوحید (۱۹۰۱ء۔۱۹۷۹ء) کے نام عبدالماجد دریابادی (۱۸۹۲ء۔۱۸۷۷ء) کے ہیں، جن میں زیادہ تر علمی اور تفسیری مباحث پائے جاتے ہیں۔ یہ خطوط ڈاکٹر تحسین فراقی صاحب نے پیش کیے ہیں۔ اسی طرح علامہ اقبال کے رفقاء میں سے ممتاز ملّی خدمات کے حامل سر سیّد غلام بھیک نیرنگ (۱۸۷۶ء۔۱۹۵۲ء) معتمدِ عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ اسلام (انبالہ) کے بتیس (۳۲) اہم خطوط مولوی سیّد عبدالحی کان پوری (م ۱۹۷۱ء) ناظم جمعیہ مرکزیہ تبلیغ اسلام (کانپور) کے نام ہیں۔ مولانا عبدالحی اور میر غلام بھیک نیرنگ کے ان خطوط سے ہندوستان میں متعصب ہندوؤں کی شدھی تحریک کے حوالے سے غریب مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے بے پناہ مظالم کی عصری شہادتیں بھی فراہم ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں ان خطوط سے

مکتوب نگار کا مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا نیک جذبہ بھی بخوبی عیاں ہوتا ہے۔ یہ خطوط جناب محمد ارشد نے نہایت سلیقے سے پیش کیے ہیں۔ آغاز میں مکتوب الیہ اور مکتوب نگار کے ساتھ ساتھ جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ اسلام کا تعارف و خدمات بھی جامع طور پر پیش کیا ہے۔

جناب افضل حق قریشی نے سولہ مشاہیر ادب کے خطوط بہ نام محمد احسن خاں پیش کیے ہیں۔ آغاز میں مکتوب الیہ کا جامع تعارف ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی دل چسپی کا میدان لغت سے متعلق ہے۔ اردو لغت (تاریخی اصولوں پر) جن اصحابِ علم نے نظر ثانی کا کام کیا ہے ان میں موصوف بھی شامل ہیں۔

اس ضمن میں پروفیسر ضیاء احمد بدایونی، ڈاکٹر شوکت سبزواری، سیّد قدرت نقوی، رشید حسین خان، شیخ محمد اسماعیل پانی پتی اور ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ وغیرہم کے خطوط زیادہ تر استفسارات کے جواب نیز لغات و معانی کے حوالے سے ہیں اور خوب ہیں۔

جناب محبوب عالم تھابل نے پروفیسر محمد اقبال مجددی کے نام جن مشاہیر کے خطوط پیش کیے ہیں ان میں مولانا عبدالعزیز میمن (۱۸۸۸ء۔۱۹۷۸ء) قاضی عبدالودود (۱۸۹۶ء۔۱۹۸۴ء) اور مولانا امتیاز علی عرشی رام پوری (۱۹۰۴ء۔۱۹۸۱ء) قابل ذکر ہیں۔ چوں کہ مکتوب الیہ کا میدان تاریخ اور صوفیائے کرام ہے لہذا ان کے نام اکثر خطوط میں اسی حوالے سے معلومات ملتی ہیں۔

اسی طرح جناب راشد شیخ انجینئر کے نام بھی ''کچھ یادگار خطوط'' شریک اشاعت ہیں، جن میں مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی، ڈاکٹر ضیاء الدین دیسائی، محمد کاظم اور ڈاکٹر نثار احمد فاروقی کے اہم خطوط قابل ذکر ہیں۔ ان خطوط سے اسلامی فن خطاطی، کتبہ نویسی اور بعض تاریخی اُمور پر بخوبی روشنی پڑتی ہے۔

رسالے کے آخر میں حسبِ معمول تبصرہ کتب ہے جس میں ''فہرست کتب ذخیرۂ پروفیسر محمد اقبال مجددی'' (مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور) پر ڈاکٹر سفیر اختر کا قابل قدر، مفصل اور تحقیقی و تنقیدی تبصرہ شائع کیا گیا ہے۔ ۱۴۲۳ صفحات کی اس ضخیم فہرست پر فاضل تبصرہ نگار نے اپنے تبصرے میں جس دل چسپی، دل جمعی اور ژوف نگاہی کا ثبوت دیا ہے وہ تو اس کے پڑھنے اور دیکھنے ہی سے معلوم ہو سکتا ہے۔

الغرض ''صحیفہ'' کا زیر نظر مکاتیب نمبر (حصّہ اوّل) زندہ تحریروں کا ایسا مجموعہ قرار دیا جا سکتا ہے جس کے دیکھنے اور پڑھنے سے انسان کو وہی راحت و مسرت محسوس ہوتی ہے جو کسی واقعی بڑی شخصیت کی صحبت حاصل ہونے پر ہوتی ہے۔

''صحیفہ'' کی اس عمدہ اشاعت پر جہاں فاضل مدیر اور ان کی ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے وہیں ہم صدرِ مجلس ڈاکٹر تحسین فراقی صاحب کی خدمت میں بھی ہدیۂ تبریک پیش کریں گے۔ جن کے حسنِ نظر اور حسن انتظام سے مجلس کا اشاعتی کام معیار اور مقدار ہر دو لحاظ سے بہتر ہوا ہے۔

یہ بات بھی رہی جاتی ہے کہ حسنِ طباعت واقعی قابل داد ہے۔ پروف کی اغلاط بھی بہت کم دیکھنے میں آئیں۔